ادا ریہ

آہ۔۔۔ عالم اسلام کا آفتاب علم و عمل غروب ہو گیا

مفتی اعظم سعودی عرب سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

عالم اسلام کے عظیم مفکر نامور عالم دین حرمین شریفین کے ممتاز فقیہ مدینہ یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر سعودی عرب کے مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ۱۳ مئی کو طائف میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون' ان للہ و اخذ ولہ ما اعطی و کل شئی عندہ باجل مسمی۔

الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ علیہ کا شمار موجودہ عبقری علماء میں کیا جاتا تھا۔ آپ ۱۳۳۰ھ میں ریاض میں پیدا ہوئے۔ پندرہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور بیس سال کی عمر میں بینائی سے محروم ہو گئے لیکن اسلامی علوم سے آپ کی والہانہ محبت کا یہ عالم تھا کہ تفسیر اور حدیث کے علوم کے لئے آپ نے بڑے بڑے علماء اور مشائخ کی مجلسوں کو اختیار کئے رکھا اور مسلسل حصول علم میں مصروف رہے۔ کسی کتاب کو اس وقت تک پڑھتے رہتے۔ جب تک اس میں رسوخ حاصل نہ ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو لاتعداد احادیث زبانی یاد تھیں اور اسی طرح تفسیر القرآن پر بھی مکمل عبور حاصل تھا اور بڑے بڑے مفسرین کے اقوال اور ان کی آراء آپ کو ازبر تھیں۔ بلاشبہ آپ اس صدی کے بہت بڑے مجتہد اور فقیہ تھے۔ آپ کو کتب فقہ پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ خاص کر آئمہ کرام اور مجتہدین کے مختلف فیہ اقوال اور ان کے دلائل اور استنباط اور راجح اقوال میں یدطولی رکھتے تھے۔ کسی بھی وقت کسی بھی جگہ آپ سے کوئی سوال کرتا۔ تو تسلی بخش جواب سے نوازتے اور کتاب و سنت سے دلائل پیش کرتے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ہزاروں فتوی جاری فرمائے۔ آج تک کسی ایک فتوی پر کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ آپ کی ہمہ جہت شخصیت سب کے لئے قابل احترام تھی۔

علم کے ساتھ ساتھ آپ عمل کا بھی مثالی نمونہ تھے۔ آپ کی پوری زندگی عمل سے عبارت ہے۔ قدم قدم پر رسول ﷺ اور صحابہ کرام سلف صالحین کو اپنے لئے قدوہ قرار دیتے اور ہر ممکن اس پر عمل پیرا ہوتے۔

آپ کی ذات پوری امت مسلمہ کے لئے باعث خیر و برکت تھی۔ خاص کر سعودی عوام کی فلاح و بہبود اور تعمیر و ترقی میں آپ کا کردار قابل تحسین ہے۔ اسلامی تعلیمات کو سعودی نصاب میں شامل کرنے اور شرح خواندگی سو فیصد کرنے میں آپ کا نمایاں کردار ہے۔ دنیا کی مایہ ناز اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کا قیام آپ کی مرہون منت ہے۔ آپ اس کے پہلے وائس چانسلر مقرر ہوئے۔ اس یونیورسٹی کے فارغ التحصیل علماء کو دنیا کے ہر خطے میں اسلامی دعوت اور تدریس کے لئے مقرر کرتے اور ان کی مکمل سرپرستی فرماتے۔ اس مقصد کے لئے ادارہ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے آپ چیئرمین مقرر ہوئے اور اس ادارے کے تحت سینکڑوں مبعوث اکناف عالم میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ اب چند سال قبل دعوت و ارشاد کی الگ وزارت قائم کر دی گئی اور آپ کو سعودی عرب کا مفتی اعظم مقرر کیا گیا۔

مسلم اقلیتوں کا بے حد خیال کرتے ان کے مسائل اور مصائب جان کر بے چین ہو جاتے اور فوری مدد کے لئے حکومت اور غیر سرکاری تنظیموں سے رابطہ کرتے رابطہ العالم الاسلامی بھی اسی تسلسل کی ایک کڑی ہے۔ آپ اس کی مجلس تاسیسی کے چیرمین مقرر ہوئے اور تادم مرگ اس منصب پر اپنی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ آپ کی کوششوں سے پوری دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ قریبی رابطہ قائم کیا گیا اور ان کی ہر ممکن مدد کی جاتی رہی اور ذرائع ابلاغ میں ان کے حق میں آواز بلند ہوتی رہی۔ احیاء اسلام کی تحریکوں سے خصوصی دلچسپی تھی۔ اور انکی مثبت سرگرمیوں پر ہمیشہ مسرت و انبساط کا اظہار فرماتے اور انکی دل کھول کر معاونت کرتے۔ انکے قائدین کی بے پناہ عزت کرتے۔ اور انکا استقبال کرنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے۔ راقم نے جسکا بچشم خود مشاہدہ کیا۔ افغانستان میں روس کے خلاف جہاد زوروں پر تھا۔ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ سایہ فگن تھا۔ ایک شام رئیس الجامعہ میاں فضل حق رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں الشیخ صاحب کی زیارت کو حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مکہ مکرمہ اپنے گھر پر مقیم تھے۔ بڑی خندہ پیشانی سے میاں فضل حق کو گلے لگایا اور جماعتی سرگرمیوں کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور ساتھ ہی مزید نصیحتیں بھی کرتے رہے۔ میاں صاحب مرحوم سے آپ کو بڑی محبت تھی۔ اسی اثناء میں کسی نے آ کر یہ خبر دی

کہ جہاد افغانستان کے سلفی کمانڈر الشیخ جمیل الرحمان تشریف لائے ہیں۔ آپ فورا اپنی جگہ سے اٹھے اور دروازے تک استقبال کو گئے اور نہایت پرتپاک استقبال کیا اور ان سے ملاقات کو اپنی سعادت اور خوش بختی قرار دیتے رہے اور پھر افطاری سے لے نماز عشاء تک خصوصی نشست ہوئی۔ جس میں آپ نے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

شیخ صاحب رحمتہ اللہ علیہ طالب علموں سے خصوصی محبت کرتے ۔ ان کی کفالت کا ذمہ لیتے اور تعلیم مکمل ہونے تک تمام اخراجات برداشت کرتے۔ اب بھی نہ جانے کتنے ہزاروں خاندان کی کفالت آپ کر رہے تھے۔ آپ انتہائی ہمدرد اور غمگسار تھے۔ کسی کی پریشانی پر بے چین ہو جاتے تھے اور ہر ممکن تعاون فرماتے تھے۔

سعودی حکومت کے موسس شاہ عبدالعزیز آل سعود کے ساتھ خصوصی تعلق تھا اور سعودی حکومت کے قیام سے لے کر اب تک ان کی اخلاقی علمی قانونی مدد فرماتے رہے۔ یہی وجہ ہے تمام سعودی فرمانروا آپ کا بے حد احترام کرتے اور انہیں اپنا روحانی والد سمجھتے تھے۔

موجودہ دور میں آپ جیسی شخصیت کا نعم البدل تو ممکن نہیں۔ لیکن آپ کے لا تعداد شاگرد موجود ہیں۔ جو آپ کے نقش قدم پر چل کر دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں۔

بحیثیت انسان کوئی بھی شخص غلطیوں سے مبرا نہیں۔ لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ کے مخالفین بھی آپ کی علمی وجاہت اور ثقاہت کا اعتراف کرتے ہیں اور آپ کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں۔

آپ کی رحلت سے عالم اسلام کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ خاص کر ارض حرمین شریفین ایک عظیم مجتہد اور فقیہ سے محروم ہوئی ہے۔ آپ کی علمی دینی ملی اسلامی سماجی رفاہی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور قیامت تک ان کا تذکرہ ہوتا رہے گا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات کو قبولیت سے نوازے۔ آپ کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز آل سعود کا دورہ پاکستان

پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان برادرانہ تعلقات قابل رشک ہیں۔ جن کی اساس اسلام کے مضبوط رشتوں پر قائم ہے۔ قیام پاکستان سے لے اب تک سعودی عرب نے ہر موقع پر پاکستان کے تمام مسائل پر مکمل حمایت کی ہے اور غیر مشروط تعاون کیا ہے۔ اسی طرح پاکستان نے بھی ہمیشہ سعودی حکومت کی عالمی پالیسیوں کی مکمل تائید کی ہے اور ارض مقدس کے تحفظ کے لئے ایثار قربانی کا مظاہرہ کیا ہے۔ افغانستان کا مسئلہ ہو یا اب کشمیر کا سعودی عرب نے مادی اور معنوی تعاون فراہم کیا ہے اور کسی کو خاطر میں لائے بغیر اسے عالمی فورم پر بھی اٹھایا ہے۔ پاکستانی عوام کی ارض حرمین شریفین کے ساتھ والہانہ عقیدت نے اس رشتے کو اور بھی زیادہ مضبوط کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے سعودی حکومت اور سعودی عوام ہمیشہ پاکستان کا احترام کرتے ہیں۔

پاکستان کے غوری ون سے لے کر ایٹمی دھماکے تک سعودی عرب نے پاکستانی نقطہ نظر کو اولیت دی اور عالمی رائے عامہ کو ہموار کرنے میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا۔ خاص کر عالمی اقتصادی پابندیوں میں اپنا مکمل تعاون پیش کیا۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی فرمانروا شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ نے ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے پر اسے عالم اسلام کے مضبوط دفاع سے تعبیر کیا اور مسرت کا اظہار کیا۔

سقوط کویت کے موقعہ پر عراقی جارحیت کے خلاف پاکستان نے اپنا مثالی کردار ادا کیا اور کھل کر سعودیہ کی حمایت کی۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس موقع پر تمام دینی اور سیاسی جماعتیں سیاسی مفادات حاصل کر رہی تھیں۔ لیکن واحد دینی جماعت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے سیاسی اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اصولوں کی حمایت کی اور سعودی عرب کی نہ صرف مکمل تائید کی بلکہ کھل کر عراقی جارحیت کی مزمت کی ۔ اور اس کے خلاف مظاہرے کئے۔

پاکستان کے ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کے بعد سعودی دوم نائب وزیراعظم اور وزیر دفاع شہزادہ سلطان بن عبدالعزیز آل سعودی حکام کا پاکستان کا دورہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس دورے میں موصوف نے نہ صرف پاکستان کی اسلحہ ساز فیکٹریوں کا دورہ کیا بلکہ مکمل بریفنگ حاصل کی اور اس میں گہری دلچسپی لی۔ نہیں پاکستان کی دفاعی صلاحیت سے آگاہ کیا گیا۔ اس دورے میں اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ پاک سعودی وزارتی کمیٹی کو بہتر اور فعال بنایا جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ شعبوں میں تجارتی اقتصادی تعاون بڑھے۔ اس فن میں جلد از جلد اس کا اجلاس بلانے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ باہمی تجارت [illegible] کے لئے پانچ مختلف